127165 ـ عورتوں سے شرم و حیاء کی بنا پر شادی نہ کرنا اور جنسی شہوت ختم کروانا

سوال

میں اٹھارہ برس کا جوان ہوں اور شادی نہيں کرنا چاہتا کیونکہ بہت ہی شرمیلا ہوں، اور مجھے عورتوں سے بہت زیادہ شرم محسوس ہوتی ہے، اور پھر میں آپریشن کے ذریعہ جنسی شہوت بھی ختم کرانا چاہتا ہوں، میں نے اللہ کی قسم کھائی ہے کہ شادی نہيں کرونگا، کیا اگر میں شادی نہیں کرتا تو گنہگار ٹھروں گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالی نے آپ کو جس قابل تعریف خصلت اور عظیم صفت سے نواز ہے اس پر آپ خوش ہوں، اور اس صفت سے متصف ہونے کے لیے تو شریعت مطہرہ نے بھی ترغیب دلائی ہے شرم و حیاء کی فضیلت میں بہت ساری احادیث وارد ہیں:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہيں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایك انصاری شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم و حیاء کے بارہ میں نصیحت کر رہا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رہنے دو کیونکہ حیاء تو ایمان میں شامل ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (24) صحیح مسلم حدیث نمبر (36).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ ریاض الصالحین کی شرح میں کہتے ہیں:

" شرم و حیاء یہ ہے کہ دل میں انکساری اور ایسے فعل پر شرمانا جس کا لوگ اہتمام نہیں کرتے، یا جسے لوگ مستحسن نہيں سمجھتے.

اللہ سے حیاء اور مخلوق سے حیاء یہ ایمان کا حصہ ہے، اللہ سے حیاء بندے کو اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری اور ہر غلط کام سے اجتناب کرنا واجب کرتا ہے.

اور لوگوں سے شرم و حیاء بندے کو مرؤوت استعمال کرنا واجب کرتا ہے، اور ایسا کام کرے جو لوگوں کے ہاں اسے خوبصورت اور مزین بنائے، اور ایسے کاموں سےاجتناب کرے جو اسے بدصورت بناتے ہیں، چنانچہ حیاء ایمان کا حصہ ہے " انتہی

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (4 / 29 ـ 30).

حیاء کی فضیلت و اہمیت کے باوجود یہ ایسا سبب نہیں ہونا چاہیے کہ اس کی بنا پر اسلام کا حکم ترک کر دیا جائے اور جس کی اسلام نے ترغیب دلائی ہے اس کو پس پشت ڈال دیا جائے؛ کیونکہ اگر حیاء سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کی معاونت ہوتی ہو تو یہ مطلوب ہے اور قابل تعریف ہوگی.

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ درج ذیل آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

اور اللہ سبحانہ و تعالی حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا الاحزاب (54).

" شرعی حکم تو یہی ہے کہ اگر یہ سمجھا جاتا ہو کہ اس کو ترک کرنا ادب و حیاء شمار ہو تو پھر یقینی اور تاکیدی چیز یہی ہے کہ شرعی حکم کی اتباع کی جائے، اور یہ یقین کر لینا چاہیے کہ اس کی مخالفت میں کچھ بھی ادب نہیں " انتہی

دیکھیں: تیسیر الکریم الرحمن (670).

بالکل شادی سے انحراف کرنا اور شادی کرانے میں بےرغبتی رکھنا سنت کے خلاف ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین افراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کے پاس آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق دریافت کیا، جب انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق بتایا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کہاں!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ بخشے جا چکے ہیں!

ان میں سے ایك نے کہا: میں ساری رات نماز ہی ادا کرتا رہوں گا، اور دوسرا کہنے لگا: میں ساری عمر روزے سے ہی رہوں گا اور کبھی روزہ نہیں چھوڑونگا، اور تیسرا کہنے لگا: میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا اور کبھی شادی ہی نہیں کرونگا.

چنانچہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور فرمایا:

" تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسی ایسی بات کی ہے، اللہ کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کا ڈر رکھتا ہوں، اور زیادہ تقوی رکھنے والا ہوں، لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، اور میں سوتا بھی ہوں اور رات کو نماز بھی ادا کرتا ہوں، اور میں نے عورتوں سے شادی بھی کر رکھی ہے، جو کوئی بھی میرے طریقہ سے بےرغبتی کرتا ہے وہ مجھ میں سے نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5063) صحیح مسلم حدیث نمبر (1401).

اس لیے نکاح کرنا شرم و حیاء کے منافی نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو سب لوگوں سے زیادہ شرم و حیاء والے تھے لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی بھی کی.

اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ کو تبتل اختیار کرنے (یعنی عورتوں سے علیحدگی) سے منع کر دیا تھا، اگر انہیں اجازت دی جاتی ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5074) صحیح مسلم حدیث نمبر (1402).

اس لیے شہوت کو ختم کرنا جائز نہیں چاہے وہ آپریشن کے ذریعہ علاج کروا کے یا کسی اور طریقہ سے ہو.

الفواکہ الدوانی میں درج ہے:

" اور اگر عورت بالکل مکمل طور پر ہمیشہ کے لیے حیض ختم کرنے کے لیے دوائی استعمال کرے تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس طرح نسل کشی ہوتی اور اسی طرح مرد کے لیے بھی ایسی ادویات استعمال کرنی جائز نہیں جس سے نسل ختم یا کم ہونے کا اندیشہ ہو " انتہی

دیکھیں: الفواکہ الدوانی (1 / 137).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا شہوت ختم کرنے اور خصی ہونے کے لیے آپریشن کروانا جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" خصیتین کاٹنے اور ختم کرنے کا آپریشن کروانا جائز نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ کو خصی ہونے سے منع فرما دیا تھا " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 34).

اپنے آپ پر نکاح کو حرام کرنے والے شخص کے حکم کا بیان سوال نمبر (87998) کے جواب میں گزر چکا ہے آپ ا سکا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

اور آپ نے جو قسم اٹھائی ہے اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ آپ نے سنت اور خیر و بھلائی پر عمل نہ کرنے کی قسم اٹھائی ہے، اس لیے آپ سے یہی مطلوب ہے کہ آپ اس قسم کا کفارہ ادا کریں، اور جب بھی میسر ہو شادی کر لیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا:

" اور جب آپ کوئی قسم اٹھائیں اور آپ کو اس کے علاوہ کوئی اور کام بہتر لگے تو تم اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے بہتر کام کر لو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6722) صحیح مسلم حدیث نمبر (1652).

اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ: یا تو ایك غلام آزاد کیا جائے، یا پھر دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے جو درمیانے درجہ کا اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہیں، یا پھر ان کا لباس دیا جائے، اور جو ایسا نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (45676) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کر لیں.

سوم:

اور شادی ترك کرنے کے حکم کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ یہ حکم انسان کی مالی اور جسمانی طاقت مختلف ہونے کے اعتبار سے ہو گا، اور جتنی اس کو شادی کی ضرورت ہو اس کو دیکھا جائیگا، لہذا بعض اوقات تو شادی واجب ہو جاتی ہے، اور بعض اوقات مستحب اور بعض اوقات مکروہ.

اس لیے ہماری تو آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ صبر سے کام لیں اور جلد بازی مت کریں کہ آپ آپریشن کروا لیں اور پھر شادی بالکل کر ہی نہ کر سکیں، کیونکہ عمر کا انسان پر بہت اثر پڑتا ہے، جتنا بڑا ہوتا جائے اس میں تبدیلی ہوتی جاتی ہے اور آپ کی شرم و حیاء میں بھی تبدیلی ہو جائیگی.

کیونکہ عمر بڑی ہونے سے اس کی شدت میں کمی پیدا ہو جائیگی اور عام حدود میں آ جائیگی، اور آپ اللہ سے دعا بھی کریں کہ اس کی شدت میں کمی ہو جائے، اور آپ کو سعادت مند شادی کی توفیق نصیب ہو، اور تجربہ کار افراد سے مشورہ کر کے بھی اس کا علاج کیا جا سکتا ہے ان کی نصیحت پر عمل کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا کرے اور ہر بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .